بانی: مجتہد العصر محدث دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑیؒ

سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

ید اللہ علی الجماعۃ۔ ترمذی

لا جماعۃ الا بامارۃ۔ دارمی

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

فون: 7656730 فیکس: 7859847

جلد 54 | جمعۃ المبارک | 24 شعبان 1431ھ 6تا12 اگست 10ء | شمارہ 31

اسلام ایک مکمل دین ہے!

اسلام کی خصوصیات میں سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات دین ہے اس میں انسان کی پیدائش سے لے کر قبر تک زندگی کے ہر معاملہ میں رہنمائی کی گئی ہے اس لیے شارع نے اس میں کمی بیشی کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑی۔ لیکن افسوس ہے کہ آج کے مسلمان نہ صرف اسلام کی ثابت شدہ تعلیمات سے انحراف کرتے جارہے ہیں بلکہ غیر ثابت شدہ چیزوں کو اس میں داخل کر کے انہیں ہی اصل اسلام تصور کر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ دین اسلام کی ہدایات روز روشن کی طرح عیاں، واضح، عالمگیری ہیں چنانچہ نئی نئی بدعات و خرافات ایجاد کر کے انہیں اسلام کا حصہ بنانا کیسے درست ہے؟ ارشاد ربانی ہے: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا''

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے ہم پر کہ اس نے ہمیں ایک مکمل دین عطا فرمایا ہے ورنہ اگر اسے نامکمل چھوڑا جاتا تو ہر شخص اس میں کمی بیشی کرتا اور دین یوں لوگوں کے ہاتھوں میں ایک کھلونا بن کر رہ جاتا۔ اللہ کی اس نعمت کا اندازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے لگا سکتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ایک یہودی عالم حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے امیر المومنین کتاب اللہ (قرآن) میں ایک ایسی آیت ہے جو اگر یہودیوں کی جماعت پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو بطور عید مناتے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ تو اس نے کہا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ تو حضرت عمرؓ نے کہا یہ آیت عید کے دن ہی نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ ﷺ عرفات میں تھے اور وہ دن جمعۃ المبارک کا تھا [البخاری: ۴۵۔ مسلم: ۳۰۱۷]

یہودی عالم دین نے یہ بات کیوں کہی؟ اس لیے کہ وہ دین کے مکمل ہونے کی قدر و قیمت کو جانتا تھا۔ جبکہ آج ہمارے معاشرے کے بہت سے مسلمان اپنی طرف سے من گھڑت بدعتوں میں منہمک اور مشغول ہو کر رہ گئے اور انہیں دین کا حصہ تصور کرنے لگ گئے ہیں۔

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.info

منافق کی نشانیاں!

وعن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال آية المنافق ثلاث اذا حدث كذب واذا ائتمن خان واذا وعد اخلف. [متفق عليه]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

ایمان اور کفر کے درمیانی کیفیت نفاق کہلاتی ہے اور اپنے دل میں نفاق رکھنے والے کو منافق کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے منافق کی نشانیاں بتلا کر امت مسلمہ کو منافق کی شر سے بچنے سے آگاہ فرمایا ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں تین علامات بیان کی گئی ہیں جبکہ دوسری حدیث میں چوتھی کا بھی ذکر ہے کہ جب وہ کسی سے جھگڑتا ہے تو بے ہودہ گفتگو کرتا ہے منافق کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" کہ وہ بھار پر آئی ہوئی بکری کی طرح ادھر ادھر پھرتا ہے ہر فریق کے پاس جا کر اس کے مطلب کی بات کرتا ہے اس لیے کہ جھوٹ بولنا تو منافق کی خصلت ہے۔" منافق جو باہر سے گفتگو کرتا ہے اندر سے ویسا نہیں ہوتا۔ منافقت کی خصوصی علامات یہ ہیں کہ وہ جھوٹ بولتا ہے، امانت میں خیانت کرتا ہے اور وعدہ خلافی اس کی عادت ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان سے کوئی اور برائی تو سرزد ہو سکتی ہے لیکن وہ جھوٹ کو اختیار نہیں کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف انداز میں جھوٹ سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے کہ جس طرح ایک نیام میں دو تلواریں سما نہیں سکتیں اسی طرح مسلمان اور جھوٹ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ امانت داری بہت عمدہ خصلت ہے اس عادت کی بنا پر انسان کا وقار بلند ہوتا ہے اپنا پرایا ہر کوئی عزت واحترام کی نظر سے دیکھتا ہے امانت داری اسی بات کا نام ہے کہ جب امانت رکھنے والا اپنی چیز کا مطالبہ کرے اسے فوری طور پر لٹا دے تاخیری حربے اختیار کرنا بھی خیانت ہے۔ امانت صرف مال یا کوئی چیز ہی نہیں بلکہ مجلس میں ہونے والی بات بھی امانت ہوتی ہے اسی طرح وعدہ پورا کرنا بھی ایماندار ہونے کی علامت ہے اور وعدہ خلافی کرنے والا منافق ہے، وعدہ کر کے اسے نبھانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے تاکہ انسان کے عزت واکرام میں کمی نہ آنے پائے۔

برادران اسلام! اب ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنا ہوگا کہ کہیں یہ منافقانہ علامتیں ہمارے اندر موجود تو نہیں؟ اگر ہیں تو ابھی وقت ہے اللہ تعالیٰ سے رو کر، گڑ گڑا کر، اس کو راضی کر لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ اسی حالت میں موت آجائے کہ ہم منافقانہ روش اختیار کیے ہوں؟

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 54 ☆ شمارہ 31
24 شعبان ☆ 1431ھ
2 اگست ☆ 2010ء
C.P.L - 104

فون: 7670968 / 7656730 فیکس : 7659847

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر : پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ
مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی
نائب مدیر انتظامی: مولانا محمد جابر حسین
معاون مدیر : مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر : شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ / ڈیزائننگ : وقار عظیم بھٹی
0301-4002662

فہرست

اداریہ	3
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ آل عمران	7
امام کعبہ کا مشورہ ایک......	11
رمضان المبارک	13
جماعتی خبریں	19

☆.........☆.........☆.........☆

زرتعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

یہود و نصاریٰ کی طرف سے قرآن کی بے حرمتی کی انتہائی جسارت

عالم اسلام کے سوا ارب فرزندوں پر یہ خبر بجلی بن کر گری ہے کہ گیارہ ستمبر کو جو کہ امریکہ کے جڑواں ٹاور کی تباہی کی برسی کا دن ہے۔ فلوریڈا کے امریکی چرچ کی طرف سے اعلامیہ جاری کیا گیا ہے کہ اس دن کو "ایوری باڈی برن قرآن ڈے" کے طور پر منایا جائے ابھی تک پوپ آف بینی ڈکٹ جو کہ بین المذاہب ہم آہنگی کا سب سے بڑا علمبردار کہلاتا ہے اس کی طرف سے یا کسی بھی یہودی۔

عیسائی حکمران حتیٰ کہ صدر امریکہ کی جانب سے بھی اس کی ممانعت کا کوئی بیان تک جاری نہیں کیا گیا اب یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے اور خود امریکی رسائل و جرائد فزکس کے اس کلیہ کو تحقیقی طور پر شائع کر چکے ہیں کہ دو جہازوں کے ایک سو دس منزلہ عمارت کے ساتھ ٹکرانے سے اتنی بڑی عمارت زمین بوس نہیں ہو سکتی۔ اور دوم یہ کہ اگر کسی عمارت سے کوئی چیز ٹکرائی جائے تو وہ عمارت اس کی مخالف سمت میں گرے گی نہ کہ عمودی (VERTICAL) شکل میں گرے گی یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ عمارت کے نیچے دھماکہ خیز مواد رکھ کر خود ہی جہاز ٹکرانے کا ڈرامہ رچایا گیا ہے اور امریکی حکومت آج تک یہ وضاحت پیش نہیں کر سکی کہ جڑواں میناروں والی (Tmir Towess) اس عمارت میں کام کرنے والے چار ہزار یہودی اس دن اکٹھے کیوں چھٹی گئے ہوئے تھے۔

اس ڈرامے کی آڑ میں بش نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جس صلیبی جنگ کا آغاز کیا تھا یہود و نصاریٰ کی طرف سے ہر محاذ پر وہ جنگ جاری ہے اس واقعہ کی آڑ میں افغانستان اور عراق کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی۔ پاکستان پر ڈرون حملے اور میزائل حملے پوری شدت سے جاری ہیں اور امریکہ کی ایک دھمکی پر سربسجود ہونے والے سابق آمر اور موجودہ حکمران نے اپنے ہی ملک پر فوج کشی کی ادھر میڈیا کے محاذ پر پیغمبر اسلام امام الانبیاء جناب حضرت محمد ﷺ کے توہین آمیز خاکے، فلمیں شائع کی جارہی ہیں اور اب قرآن مجید کی توہین کی انتہا کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ عالم اسلام یہود و نصاریٰ کی مکروہ حرکات کی بنا پر پہلے ہی سراپا احتجاج ہے اب اس نئی مذہبی دہشت گردی سے اس اضطراب میں معتدبہ اضافہ ہوگا اور یہ ہیجان کوئی بھی رخ اختیار کر سکتا ہے۔ عیسائی حکمرانوں اور بالخصوص پوپ بینی ڈکٹ کو فوری طور پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے اس ناپاک حرکت سے عیسائیوں کو روکنا چاہیے۔

وزیراعظم برطانیہ کی پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی:

وزیراعظم برطانیہ ڈیوڈ کیمرون نے 28 جولائی کو دہلی کے دورے کے موقع پر انٹرویو میں اور ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جس طرح سفارتی آداب کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے پاکستان اور افواج پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کی ہے۔ حکومت پاکستان کو اس کا فوری نوٹس لینا چاہیے۔ اس کے الفاظ میں "پاکستان دہشت گردی کو فروغ دینے والے گروپوں کے خلاف کارروائی کرے کسی کو یہ اجازت نہ دے کہ یہ دوسرے ممالک میں دہشت گردوں کو بھیجے یہ برداشت نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی ملک دہشت گردی کے حوالے سے دوہرا رویہ اختیار کرے۔ پاکستانی انٹیلی جنس میں ایسے عناصر موجود ہیں جو دہشت گردی کی حمایت کرتے ہیں طالبان حقانی نیٹ ورک اور لشکر طیبہ جیسی تنظیموں کو برطانیہ، بھارت یا کسی دوسرے ملک کے شہریوں کو نشانہ بنانے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔

پاکستان کے تین ہزار فوجیوں سمیت دس ہزار کے قریب شہری جاں بحق ہو چکے ہیں اس سے بے ننگ و نام امریکی جنگ کا ایندھن ہمارے 650 انٹیلی جنس ایجنسیوں کے افراد شہید ہو چکے ہیں 45 ارب کا مالی خسارہ پاکستان اٹھا چکا ہے ابھی ہمارے کردار کو منافقانہ اور ہماری ایجنسیوں کو طالبان کا آلہ کار کہا جاتا ہے اب وقت آگیا ہے کہ حکومت پاکستان کھل کر امریکہ کا آلہ کار بن کر اس جنگ میں ملوث ہونے صاف انکار کردے۔ پاکستانی حکمرانوں کا کردار انتہائی بزدلانہ ہے وزیر خارجہ فرما رہے ہیں کہ برطانیہ کے ہائی کمشنر کو میں مدعو کروں گا اور وضاحت طلب کروں گا۔ ادھر صدر پاکستان بے شمار دردمندانہ پاکستانیوں کی اپیلوں کو ٹھکرا کر وزیراعظم برطانیہ کو سلام کرنے تشریف لے گئے ہیں۔

چاہیے تو یہ تھا کہ اس معاملے کو اقوام متحدہ تک لے جایا جاتا۔ برطانوی ہائی کمشنر کو طلب کر کے سخت ترین الفاظ میں سرزنش کی جاتی ہے اور وزیراعظم برطانیہ سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا جاتا خود برطانیہ کی پارلیمنٹ کے ارکان وزیراعظم برطانیہ کے اس انتہائی غیر ذمہ دارانہ بیان پر ان سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ پاکستان سے معافی مانگے۔ ہمارے حکمرانوں کو بھی قومی غیرت کا تقاضا پورا کرنا چاہیے۔

☆..........☆..........☆

مولانا ادریس ہاشمیؒ

عبدالرشید عراقی

مولانا محمد ادریس ہاشمیؒ اپنے علم و فضل، ذوق مطالعہ اور وسعت معلومات کی وجہ سے اہل علم کے حلقہ میں جانی پہچانی شخصیت تھے۔ مولانا ہاشمی مرحوم کا شماران پاک نہاد شخصیات میں ہوتا تھا جو اپنی محنت، صلاحیت اور عزم و ہمت کی بنا پر بلند مقام حاصل کرتے ہیں اور جب دنیائے فانی سے دارالبقاء کی طرف کوچ کرتے ہیں تو دور دور تک ان کا نعم البدل نظر نہیں آتا۔ مولانا محمد ادریس ہاشمی مرحوم اپنے علمی تبحر کی وجہ سے جامع الکمالات تھے آپ بیک وقت نامور عالم دین، دانشور، مقرر، واعظ، مدرس ادیب، نقاد مبصر اور صحافی تھے۔ صحافت میں ان کا مقام بہت بلند تھا۔ "ماہنامہ صدائے ہوش" میں ان کے اداریے "کچھ اپنی زبان میں" کے عنوان سے شائع ہوئے تھے جن کے مطالعہ سے ان کے وسعت معلومات، فہم و بصیرت اور حالات حاضرہ پر ان کی عمیق نگاہ کا اندازہ ہوتا تھا۔ بہر حال یہ حقیقت ہے اس میں کسی قسم کا شک و شبہ اور مبالغہ آرائی نہیں ہے کہ مولانا ادریس ہاشمی مرحوم بلند پایہ عالم دین، تدریس و تحریر میں یگانہ اور وعظ و تبلیغ میں منفرد حیثیت کے حامل تھے۔ مولانا ہاشمی مرحوم صدائے ہوش لاہور کے چیف ایڈیٹر تھے، اب ان کی جگہ مولانا محمد رمضان یوسف سلفی نے مولانا مرحوم کی یاد میں اشاعت خاص کا اہتمام کیا ہے یہ اشاعت خاص ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں ملک کے نامور اہل علم کے مضامین شائع کیے گئے ہیں۔ اور یہ (کلام اول) مولانا سلفی صاحب کے قلم سے ہے، جس میں انہوں نے مولانا ہاشمی مرحوم کی خدمات کا مختصر جائزہ لیا ہے۔ علاوہ ازیں ان کے اس اشاعت خاص میں لکھنے والوں میں خود مولانا محمد رمضان یوسف سلفی، مولانا عبدالعظیم حسن زئی، مولانا عامر نجیب (کراچی) حافظ محمد اسلم شاہد روی، ابوبکر قدوسی، محمد سلیم چنیوٹی، اور مولانا ہاشمی کی بہن اور بیٹی کے علاوہ کئی دوسرے اصحاب شامل ہیں۔ بہر حال مولانا محمد ادریس ہاشمیؒ دنیائے علم و ادب میں بلند پایہ شخصیت تھے ان کی دینی و علمی خدمات تادیر یاد رکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے ان کی بال بال مغفرت فرمائے۔ آمین

[عبدالرشید عراقی صاحب کا موبائل فون نمبر: 0303-4553466]

الاستفتاء

حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ

قرآن مجید سے دیکھ کر امامت کرانا

سوال: کیا امام جماعت کراتے وقت قرآن مجید سے دیکھ کر پڑھ سکتا ہے؟

بخاری شریف میں ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلام ذکوان کے پیچھے جو قرآن مجید سے دیکھ کر پڑھتا تھا نماز ادا کی ہے۔ چنانچہ امام بخاریؒ "باب امامة العبد والمولى" میں اس بات کو درج کیا ہے اور وہ یہ الفاظ ہیں "كانت عائشة يؤمها عبدها ذكوان من المصحف نصر الباری" صحیح بخاری کے حاشیہ پر مولوی عبدالواحد بن مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم نے لکھا ہے کہ نمازی قرآن دیکھ کر قرأت پڑھے جائز ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ابوداود کتاب المصاحف میں اس بات کو موصولا بیان لایا ہے۔ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں .... نیز عرض ہے کہ سنا ہے کہ مولانا محمد حسین بٹالویؒ تراویح کی جماعت کراتے وقت جب قرأت بھول جاتے تو قرآن مجید سے دیکھ لیتے تھے۔ اس بات کی تحقیق جب مولوی صاحب کی صاجزادی سے کی تو معلوم ہوا کہ تہجد کے وقت وہ نفل نوافل پڑھتے وقت قرآن مجید سے دیکھ کر پڑھا کرتے تھے۔

[سائل: عبدالجبار خان انگلش ٹیچر بر مکان مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی مرحوم، محلہ پوریاں بٹالہ 36-11-21ء]

جواب: بخاری کے حوالے سے جو روایت آپ نے ذکر کی ہے وہ سنن ابی داود جو صحاح ستہ سے ہے۔ اس میں نہیں بلکہ کتاب المصاحف میں ہے جو سنن کے علاوہ ہے۔ نیز یہ روایت مسند امام شافعیؒ منصف ابن ابی شیبہ میں بھی ہے۔ ملاحظہ ہو (فتح الباری جز ۳۔ ص ۳۷۸ و منتقیٰ مع نیل الاوطار ج۔۳۔ ص ۴۰) اس کے علاوہ قیام اللیل کے صفحہ ۹۷ میں امام محمد بن نصر مروزی نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے۔ اس کے علاوہ اور روایتیں بھی ذکر ہیں جو مندجہ ذیل ہیں۔

1۔ "سئل ابن شهابؒ عن الرجل يؤم الناس في المصحف قال ما زالوا يفعلون ذلك منذ كان الاسلام كان خيارنا يقرؤن في المصاحف." "ابن شہاب زہری تابعی سے سوال ہوا کہ قرآن میں دیکھ کر امامت کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ہمیشہ علماء جب سے اسلام ہوا قرآن مجید دیکھ کر کراتے ہے جو ہمارے بہتر تھے وہ قرآن مجید دیکھ کر پڑتے تھے۔"

2۔ "ابراهيم بن سعد عن ابيه انه كان يامره ان يقوم باهله في رمضان ويامره ان يقرأ لهم في المصحف ويقول اسمعني صوتك" "ابراہیم بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس کو حکم دیتے کہ اپنے اہل کو لے کر ماہ رمضان المبارک میں قیام کرے اور حکم دیتے کہ قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھے اور فرماتے کہ اتنا بلند آواز سے پڑھے کہ مجھے تیری آواز سنائی دے۔"

3۔ قتادةؒ عن سعيد بن المسيبؒ في الذی يقوم في رمضان ان كان معه مايقرأ به في ليلة والافليقر من المصحف فقال الحسن ليقرأ مما معه ويردده ولا يقرأ من المصحف كما تفعل اليهود قال قتادةؒ وقول سعيد اعجب الى.

"قتادہؒ سعید بن میسبؒ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں قیام کرے اگر اس کو اتنا قرآن مجید یاد ہو کہ ایک رات کے لیے کافی ہو تو بہتر ورنہ قرآن مجید دیکھ کر پڑھ لے۔ حسن بصریؒ نے کہا جو کچھ تھوڑا بہت یاد ہو اس کو بار بار پڑھتا جائے اور یہود کی طرح قرآن مجید دیکھ کر نہ پڑھے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک سعید بن میسب کا قول زیادہ پسندیدہ ہے۔"

4۔ ايوب عن محمد انه كان لا يرى باسا ان يؤم الرجل القوم في التطوع يقرأ في المصحف

"یعنی ایوب محمد بن سیرینؒ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نفوافل میں قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔"

5۔ "وقال عطاء في الرجل يؤم في رمضان من المصحف لاباس له" "عطاؒ کہتے ہیں کہ قرآن میں دیکھ کر امامت کرانا کوئی حرج نہیں"

6۔ وقال يحيى بن سعيد الانصاریؒ لاارى بالقراءة من المصحف في رمضان باسا يريد القيام."

"یعنی یحییٰ بن سعید انصاریؒ کہتے ہیں کہ رمضان المبارک میں قیام کی حالت میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔"

7۔ "ابن وهب سئل مالك عن اهل قرية ليس احد منهم جامعا للقرآن اترى ان يجعلوا مصحفا يقراء لهم رجل منهم فيه فقال لاباس فقيل له فالرجل الذی قد جمع القرآن اترى

ان یصلی فی المسجد خلف ھذا الذی یقوم بھم فی المصحف اویصلی فی بیتہ فقال لا لیصل فی بیتہ"

یعنی ابن وہبؒ کہتے ہیں کہ امام مالکؒ سے سوال ہوا کہ ایک گاؤں میں کوئی حافظ قرآن نہیں کیا تو کیا آپ کے نزدیک درست ہے کہ وہ قرآن مجید آگے رکھیں اور ان سے ایک قرآن مجید کو دیکھ کر امامت کرائے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ پھر کہا گیا حافظ، قرآن میں دیکھ کر پڑھنے والے کی اقتداء کرے یا گھر میں نماز پڑھے فرمایا گھر میں نماز پڑھے۔"

8۔عن احمد فی رجل یؤم فی رمضان فی المصحف فرخص فیہ فقیل لہ یؤم فی الفریضۃ قال ویکون ھذا؟

"یعنی امام احمدؒ سے روایت کی ہے کہ کوئی شخص رمضان میں قرآن مجید دیکھ کر امامت کرائے تو رخصت ہے کہا گیا کہ فرضوں میں بھی امامت کرواسکتا ہے؟ فرمایا فرضوں میں یہ ہوتا ہے؟ یعنی فرضوں میں لمبے قیام کی کیا ضرورت ہوتی ہے ایک آدھ سورۃ ہی کافی ہے۔"

9۔وعنہ ایضا وقد سئل ھل یؤم فی المصحف فی رمضان قال ما یعجبنی الا ان یضطر الی ذلک وبہ قال اسحق"

یعنی امام احمد سے سوال ہوا کیا قرآن مجید دیکھ کر امامت کرائے فرمایا مجھے پسند نہیں مگر یہ ضرورت کیلئے جائز ہے اور امام اسحاقؒ کا بھی یہی مذہب ہے

1۔قیام اللیل میں یہ روایت قرآن مجید دیکھ کر امامت کرانے کے متعلق ذکر کی ہے اس کے بعد بعض تابعین وغیرہ سے کراہت نقل کی ہے جن سے ابراہیم نخعی کا قول ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں علماء قرآن مجید دیکھ کر امامت کرانے کو مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اس میں یہود سے مشابہت ہے۔

2۔سلیمان بن حنظلہؒ ایک قوم کے پاس سے گزرے، ایک شخص قرآن مجید سہ پائی پر رکھ کر رمضان میں ان کی امامت کرا رہا تھا۔ سلیمان حنظلہؒ نے قرآن آگے سے اٹھا دیا۔ 3۔عامر شعبیؒ نے بھی اس بات کو مکروہ سمجھا کہ نماز کی حالت میں امام قرآن مجید دیکھ کر پڑھے۔

4۔سفیانؒ نے کہا رمضان ہو یا غیر رمضان ہو قرآن مجید دیکھ کر امامت مکروہ ہے اس میں اہل کتاب کی مشابہت ہے۔

5۔امام ابوحنیفہؒ سے روایت ہے کہ جو قرآن مجید دیکھ کر امامت کرائے اس کی نماز فاسد ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں نے امام ابوحنیفہؒ کی اس میں مخالفت کی ہے وہ کہتے ہیں نماز ہوجائے گی ہاں یہ فعل مکروہ ہے کیونکہ اس میں اہل کتاب کی مشابہت ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے قول کی بعض نے یہ وجہ بیان کی کہ قرآن مجید میں دیکھنا یہ عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہوجاتی ہے حالانکہ یہ دیکھنا قرأت کی خاطر ہے اور قرأت نماز میں داخل ہے اور دیکھنا بالتبع ہے جیسے اور اشیاء پر نظر پڑتی ہے۔ پس جو شخص اس قسم کا ہلکا فعل کرے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ فعل کے مشابہ ہو یا اس کے قریب ہو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اگر حد سے گزر جائے تو فاسد ہوجائیگی اور دیکھ کر پڑھنا ثابت شدہ فعل کے قریب ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ علم دار لوئی میں نماز پڑھی۔ آپ کا خیال لوئی کی طرف چلا گیا آپ نے نماز ہی میں اتار دی چونکہ یہ فعل نماز ہی کی خاطر تھا جس سے نماز کا بڑا جز خشوع قائم رکھنا مقصود تھا اس لیے اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں آیا۔ پس امام ابوحنیفہؒ کا نماز کو فاسد کہنا اس کی کوئی وجہ نہیں جس نے مکروہ جانا اس نے صرف اہل کتاب کی مشابہت سے مکروہ جانا ہے۔ یہ امام محمد بن نصر مروزیؒ کی تحقیق کا خلاصہ ہے انہوں نے دونوں فریق کے اقوال سامنے رکھ دیے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے قول میں چونکہ کچھ زیادہ بُعد تھا اس لیے اس کی تردید کردی۔ یہود کی مشابہت کی وجہ سے مکروہ کہنا بھی کمزور ہے کیونکہ یہود کی مشابہت نہیں اس بارے میں صراحۃً نہیں آئی۔ صرف ایک عام اصول "من تشبہ بقوم فھو منھم" کے تحت داخل کر کے اس سے نہی کی جاتی ہے مگر جب اس بات کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے اتنی تفصیل کی ہے کہ کسی حکم کی اتنی تفصیل نہیں کی۔ ذرا ذرا سی بات بتادی، جس بات میں یہود وغیرہ کی مخالفت کی ضرورت تھی وہ بھی بتادی مثلاً سدل کرنا یعنی سر پر یا کندھوں پر چادر ڈال کر اس کو دونوں طرف لٹکی ہوئی چھوڑ دینا، نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا، جوتوں میں نماز نہ پڑھنا وغیرہ۔ تو اگر قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنے میں بھی مخالفت شارع کو مقصود ہوتی تو شارع کی طرف سے اس کے لیے بھی ہدایت ہوتی۔ اس سے خیال ہوتا ہے کہ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا اس عام اصول کے تحت داخل نہیں خاص کر نوافل میں، خاص کر ضرورت کے وقت کیونکہ یہود کا یہ فعل عام ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں حفظ تورات کا رواج نہیں۔ پس جب یہ اس عام اصول کے تحت داخل نہ ہوا تو اس وجہ سے اس کو مکروہ کہنا بھی ٹھیک نہ ہوا۔ اسی لیے قتادہؒ نے باوجود حسن بصریؒ سے فعل یہود ہونا نقل کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میرے نزدیک سعید بن مسیبؒ کا قول زیادہ پسندیدہ ہے اس کے علاوہ جواز کے قائلین میں حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں جو جلیل القدر صحابیہ ہیں، اور مکروہ کہنے والے صرف تابعین وغیرہ ہیں پس اس وجہ سے بھی ترجیح جواز ہی کو ہے۔ مولوی محمد حسین مرحوم کا مندرجہ سوال مجھے پہلے بھی پہنچا ہے غالباً وہ اسی بنا پر ہوگا پھر مشکوۃ باب الترجل فصل اول ص ۳۷۲، میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس بات میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی حکم نہ ہوتا اس میں اہل کتاب کی موافقت درست رکھتے۔ پس اب اپنے طور پر اہل کتاب کی مخالفت تجویز کرنا کیوں کر درست ہوگا۔ پس ترجیح اسی کو ہے کہ دیکھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆.....☆.....☆

تفسیر سورۃ آل عمران

(قسط نمبر 39) حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القری مکہ مکرمہ)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ○

"یقیناً وہ لوگ جو اپنے ایمان (لانے) کے بعد کافر ہوئے پھر کفر میں مزید بڑھ گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔" (۹۰)

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور حالت کفر میں ہی وہ مر گئے ان میں سے کسی ایک سے بھی فدیہ قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ وہ زمین بھر کا سونا پیش کریں ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور کوئی ان کا مددگار نہ ہوگا۔" (۹۱)

مشکل الفاظ کے معانی:

مِلْءُ الْأَرْضِ: زمین بھر کا۔

ذَهَبٌ: سونا۔

وَلَوِ افْتَدَىٰ: اگرچہ فدیہ دے۔

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں ارتداد کی مذمت کرتے ہوئے مرتد پر لعنت اور دیگر سزاؤں کا ذکر تھا لیکن اگر وہ اپنے اس ارتداد سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے درگزر فرما کر اس کا ایمان قبول فرما لیتے ہیں۔ لیکن وہ شخص جس نے قبول اسلام کے بعد ارتداد کا ارتکاب کیا اور اس پر توبہ پیش کی گئی لیکن وہ پھر بھی اپنے اس جرم سے تائب نہ ہوا تو ایسے ظالموں اور گمراہوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے حتمی فیصلہ سناتے ہوئے ان کی نجات کے تمام راستوں کو بند کر دینے کا اعلان فرما دیا۔

التوضیح:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ○

دین اسلام ایک عظیم نعمت ہے۔ جس کا حصول کسی انسان کے لیے انتہائی سعادت اور خوش بختی کی نوید ہے۔ قبول اسلام انسان کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "إِنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ" قبول اسلام سابقہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ [مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یهدم ماکان قبله ج۱۔ ص ۱۱۳۔ رقم الحدیث: ۱۲۱]

اسلام سے اللہ تعالیٰ انسان کی عزت میں اضافہ فرما دیتے ہیں لیکن اگر کوئی بدبخت اسلام کو قبول کرنے کے بعد دوبارہ پھر سے شرک اور کفر پر لگ کر ارتداد کی مہلک راہ پر چل نکلے تو اس کا یہ ارتداد اسے دنیا و آخرت میں ذلت اور رسوائی کے سوا اور کچھ بھی نہیں دیتا۔ مرتد ملعون، اللہ کے عذاب کا مستحق ہوتا ہے لیکن اگر اس پر توبہ پیش کی جائے اور وہ اپنے اس شرک و کفر ارتداد سے باز آ جائے اور دوبارہ پھر سے حلقہ بگوش اسلام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اپنی خصوصی شفقت و رحمت کے ساتھ راہ ہدایت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنے ارتداد سے سچی اور خالص توبہ کرے اور اپنی اصلاح پر خصوصی توجہ دے تو ایسے شخص کی توبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہے اور اللہ اس کے لیے ہدایت اور اصلاح کی راہ کو آسان بنا دیتے ہیں۔ لیکن جس نے قبول اسلام کے بعد کفر کا ارتکاب کر کے ارتداد جیسا سنگین جرم کیا اور توبہ و اصلاح کا موقع ملنے کے باوجود شرک اور کفر کو چھوڑنے سے انکار کر دیا اور دن بدن شرک و کفر کی دلدل میں دھنستا چلا گیا اور توبہ کرنے کی بجائے ساری زندگی

کفر و شرک میں گزار دی (یا کوئی اور گناہ کرتا رہا) اور موت کے وقت توبہ کرنے کی کوشش بھی کرے تو ایسے بدبختوں کی توبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی بھی صورت میں قبول نہیں ہوتی۔

توبہ اور قانون الٰہی:

اللہ تعالیٰ کے رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ"

کہ جب بندہ اپنے گناہوں کا اپنے رب کے سامنے اعتراف کرتے ہوئے توبہ کرے تو اس کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے ہیں۔[مسلم کتاب التوبۃ باب فی حدیث الافک ج۹۔ص۹۳۔رقم:۲۷۷۰]

لیکن اگر انسان گناہ پر گناہ کرتا چلا جائے اور اللہ کی نافرمانی کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہو حتیٰ کہ اس کی موت کا وقت قریب آجائے اور وہ توبہ کرے تو ایسے شخص کی توبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے لیے توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:-"إِنَّ اللّٰهَ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ" کہ بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس کی روح حلق میں اٹکنے سے پہلے تک قبول کرتا ہے۔"

[ترمذی ابواب الدعوات باب التوبۃ مفتوح قبل الغرغرۃ ج۱۰۔ص۱۵۴۔رقم الحدیث: ۲۳۵۳۰]

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جب موت کا فرشتہ نظر آنے لگ جائے اور آخری سانس حلق میں اٹکی ہوئی ہو تو اس وقت توبہ کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ توبہ کا دروازہ اس کے لیے بند ہو چکا ہے۔

بالکل یہی قانون اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولٰئِكَ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝[النساء:۱۷۔۱۸]

کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف ان لوگوں کی توبہ قبول ہوتی ہے جو نادانی میں گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر جلدی توبہ کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہی کی توبہ قبول کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب علم رکھنے والا اور بڑی حکمتوں والا ہے۔"

اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو برے کام کرتے رہتے ہیں جہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت کا وقت آتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کر لی لیکن ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو حالت کفر میں مر جاتے ہیں انہی لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

فرعون کی توبہ قبول نہ ہونے کی وجہ:

فرعون کی توبہ کی عدم قبولیت کا بنیادی سبب بھی یہی تھا کہ وہ ساری زندگی احکام باری تعالیٰ کی مخالفت کرتے ہوئے شرک و کفر پر بضد رہا اور جب وہ سمندر میں غرق ہونے لگا اور اسے اپنی موت سامنے دکھائی دی تو کہنے لگا

"آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ"[یونس: ۹۰]

"میں بھی اس ذات پر ایمان لایا کہ جسکے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اس ذات پر کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوتا ہوں۔"

آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ ۝

"اب ایمان لاتا ہے اور پہلے سرکشی کرتا رہا اور فساد کرنے والوں میں شامل رہا"(۹۱) "تو آج ہم صرف تیری لاش کو نجات دیں گے (باقی رکھیں گے) یعنی سمندر سے نکال لیں گے تاکہ تو بعد میں آنے والوں کے لیے نشان عبرت بن جائے اور حقیقت تو یہ ہے کہ لوگوں کی اکثریت ہماری نشانیوں سے غافل ہے۔"(۹۲)

توبہ کے تقاضے:

انسان کتنے ہی گناہ کرلے لیکن اگر وہ اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لے تو رب العالمین اور غفور رحیم کا فرمان ہے: قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلٰى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَأَنِيبُوا إِلٰى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝

"اے رسول اللہ ﷺ کہہ دیجیے کہ (میری طرف سے) اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ بڑی بخشش اور رحمت والا ہے۔(۵۳) لہٰذا تم سب اپنے پروردگار کی طرف

جھک پڑو اور اس کے احکام کی بجا آوری کرو۔'' ''اس سے پہلے کہ تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے''

لیکن قبولیت توبہ کے چند مزید تقاضے بھی ہیں کہ جن کا اہتمام ضروری ہے۔

1۔ توبہ خالص اور صدق دل سے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: کہ اے ایمان والو اپنے گناہوں کی توبہ صدق دل سے کرو۔ ایسا نہ ہو کہ زبان سے کچھ نکل رہا ہو اور دل کی کیفیت اس کے برعکس ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا''

''اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے خالص دل سے سچی توبہ کرو، ہو سکتا ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیوں کو دور کر دے اور تم کو قیامت کے دن ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔''

2۔ توبہ میں جلدی کرنا:

انسان سے اگر نادانی میں گناہ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ فوراً توبہ کرلے کیونکہ توبہ کا دروازہ اگر بند ہو گیا تو موت کے وقت کی گئی توبہ بے کار ہے۔

وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَھُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا۝

''اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو برے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک پر موت کا وقت آتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں نے توبہ کرلی جو حالت کفر میں مرجائیں ان کی توبہ قبول نہیں ہوتی انہی لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' [النساء:18]

3۔ گناہ کے سرزد ہونے کے بعد فوراً نیکی کرے:

اگر انسان سے کوئی گناہ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اس گناہ کو ترک کرے اور اس پر شرمندہ ہو آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے اس کے ساتھ ساتھ گناہ کے فوراً بعد نیکی کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ'' (نیکیاں کرتے رہو) بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ [ھود:114]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ''

''تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور برائی (ہو جانے) کے بعد نیکی کرو یہ (نیکی) اس (برائی) کو مٹا دے گی اور لوگوں سے حسن اخلاق سے پیش آؤ'' [ترمذی ابواب البر والصلة باب ماجاء فی معاشرہ الناس ج٦ ص٤٥٧ رقم الحدیث: ١٩٨٧]

4۔ اگر نادانی میں گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہوئے اپنے گناہ کی اللہ سے معافی مانگے، گناہ پر اصرار نہ کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں ایسے شخص کو اللہ ضرور اپنی رحمت سے معاف فرمائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ۝ [آل عمران:١٣٥]

''اور متقی لوگ تو وہ ہیں کہ جب وہ بے حیائی کا کوئی کام یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو (فوراً) اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے علاوہ گناہوں کو معاف کر بھی کون سکتا ہے اور وہ (متقی جان بوجھ کر) اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔''

5۔ نماز پڑھ کر اللہ سے معافی مانگے:

گناہ سرزد ہو جانے کے بعد اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھ کر اللہ سے خالص اور سچی توبہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَھَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ قَرَءَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً ......''

ہر وہ شخص جو کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہو کر پاکی حاصل کرے پھر نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ''وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً''

[ترمذی کتاب الصلوۃ فی باب ماجاء فی الصلوۃ عند التوبۃ ج٢ ص٣٩٩ رقم: ٤٠٤]

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِہٖ۔

جن لوگوں کی زندگی کفر کی تاریکیوں میں گزر گئی اور انہوں نے ہدایت کی راہ کو سمجھنے کے باوجود اپنایا نہ تو ایسے لوگ اگر حالت کفر میں مر بھی گئے تو ان کفار میں سے اگر کوئی شخص وہاں زمین بھر کے برابر سونا بھی دے تو اسکا یہ فدیہ قبول نہ ہو گا اول تو وہاں کسی کے پاس ہو گا ہی کیا؟ اگر بالفرض

کسی جہنمی کافر کے پاس ساری کائنات کے خزانے جمع ہوں اور وہ انہیں دے کر جہنم سے بچنا چاہے تو ایسا ممکن نہ ہوگا۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ'' روز قیامت جہنمیوں سے کوئی معاوضہ قبول نہ کیا جائے گا۔[البقرہ:۱۲۳]

ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ''بے شک جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس زمین کی تمام دولت اور اتنی ہی اور ہو اور وہ اس کے ذریعے قیامت کے دن عذاب سے بچنا چاہیں تو فرمایا:

مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ٥

ان سے یہ دولت قبول نہ کی جائے گی بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور یہ (کفار) دوزخ سے نکلنا چاہیں گے لیکن وہ اس سے نکل نہ سکیں گے بلکہ ان کے لیے تو دائمی عذاب ہے۔[المائدہ:۳۷،۳۸]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَاْوٰكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلٰكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ٥[الحدید:۱۵]

''تو آج (اے منافقو) نہ تم سے فدیہ لیا جائے گا اور نہ ہی کافروں سے تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ وہی تمہارا رفیق ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے کم عذاب والے جہنمی سے فرمائیں گے:

لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَدْ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ اَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا اُدْخِلَكَ النَّارَ فَاَبَيْتَ اِلَّا الشِّرْكَ

اگر تیرے پاس دنیا'' وَمَا فِيْهَا'' ہو تو کیا اسے فدیہ میں دے گا وہ دوزخی کہے گا ہاں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تو تجھ سے جب تو آدم کے جسم میں تھا اس سے زیادہ آسان بات کا مطالبہ کیا تھا کہ شرک نہ کرنا۔ میں تجھے جہنم میں داخل نہیں کروں گا لیکن تو نہ مانا اور شرک کرتا رہا۔[مسلم کتاب صفة القيمة باب طلب الكافر الفداء ملء الارض ذهبا ج۹۔ص۱۲۳۔رقم الحدیث:۲۸۰۵]

<u>آیات مبارکہ سے اخذ شدہ مسائل:</u>

1۔حالت ارتداد پر بضدر ہنے والے کی توبہ قبول نہیں کی جاتی۔

2۔ایمان لانے کے بعد کفر کرنا اور توبہ ورجوع سے اعراض کرتے ہوئے اپنے کفر پر رہنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینا ہے۔

3۔گناہ سرزد ہونے کے بعد فوراً توبہ کر لینی چاہیے اور اس کے لیے موت کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔

4۔انسان اپنے گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے معافی مانگ لے تو اسکی توبہ عند اللہ مقبول ہوتی ہے۔

5۔توبہ کا دروازہ (موت، یا قیامت) بند ہونے سے پہلے کی گئی توبہ ہی قابل قبول ہوگی۔

6۔گناہ سرزد ہونے کے بعد فوراً نیکی کرنے سے یہ نیکی اس گناہ کو مٹا دیتی ہے

7۔گناہ معاف کرنے کا اختیار صرف تنہا رب العالمین کے پاس ہے۔

8۔حالت کفر میں مرنے والوں کی توبہ کسی صورت میں قبول نہ ہوگی۔

9۔موت کے وقت کفر سے توبہ کرنے والا کفر پر مرتا ہے جیسا کہ فرعون۔

10۔روز قیامت جہنمی دنیا و آسمان سے بھرنے کے برابر بھی بالفرض اگر فدیہ دینے کو تیار ہو جائے تو اس سے فدیہ قبول نہ کیا جائے گا۔

11۔روز قیامت کفار کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

☆..........☆..........☆

ضروری اعلان مجلہ نداء الاساتذہ کا تازہ شمارہ شائع ہو گیا ہے۔ منگوانے کے لیے مرکزی صدر حافظ حسن محمود کمیر پوری سے موبائل 0300-4114481 پر رابطہ کریں۔ نداء الاساتذہ کے اگلے شمارے کے لیے مضامین 20 اگست سے قبل ارسال کریں۔
[المعلن: نذیر احمد اسد ناظم نشر و اشاعت جمعیت اساتذہ پاکستان]

مسجد کا سنگ بنیاد تھوہا محرم خان کی ڈھوک چھاچھی ضلع چکوال میں امیر ضلع مولانا عبدالرزاق عفیف نے مسجد اہلحدیث کا سنگ بنیاد رکھا اس پسماندہ علاقہ میں اب تک دس مساجد اہلحدیث تعمیر کروا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت و کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین [منجانب: محمد سلیمان ڈھوک چھاچھی داخلی تھوہا محرم خان چکوال]

دعائے صحت: حافظ عبدالحنان کی بھانجی کافی دنوں سے بیمار ہے قارئین دعا کریں کہ اللہ ان کی بھانجی کو صحت یاب کرے۔ آمین

ضروری اعلان

نماز تراویح میں قرآن پاک سنانے کے لیے حفاظ کرام موجود ہیں۔ احباب رابطہ کر سکتے ہیں۔ 0300-6478142/0301-4167882

امام کعبہ کا مشورہ ایک اصول کا درجہ رکھتا ہے!

ایم طفیل

امت مسلمہ کے خلاف یہود و نصاریٰ کی زہر افشانی، مسلم ممالک کے اندرونی محاذ یعنی دوسری ڈیفنس لائن کو انتشار و افتراق کا شکار بنا کر اتحاد و یکجہتی کے رشتوں کو پامال کرتے ہوئے ان پر براہ راست قبضہ کرنے یا ان کے وسائل و آمدن کو بالواسطہ طور پر تحویل میں لینے، انہیں ایک دوسرے سے دست و گریبان کرتے ہوئے محاذ آرائی کو تقویت دینے، انہیں اسلامی تعلیمات پر عمل اور اقدار سے محروم و بیزار کرنے، مغربی اخلاق و اقدار کی بھٹی میں جھونکتے ہوئے ان اقدار سے بے بہرہ کر کے اسلام کو دہشت گردوں کا مذہب قرار دینے اور مسلمانوں پر دہشت گردی اور انتہا پسندی کا لیبل چسپاں کر کے انہیں عالمی سطح پر نفرت و حقارت کا ہدف بنانے کی سازشیں عشروں نہیں صدیوں پر محیط ہیں۔

لیکن گزشتہ کچھ عرصہ سے بالخصوص 9/11 کے واقعات نے جو دراصل ان کی اپنی سازشوں ہی کا حصہ تھے۔ پوری امت مسلمہ کے خلاف ہر محاذ پر ہدف بنانے کی سازشوں کو تیزی سے آگے بڑھایا اور افغانستان و عراق پر بلاجواز جارحیت کا ارتکاب کرتے ہوئے لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کو موت کی نیند سلانے کے ساتھ ساتھ ان دونوں ملکوں کے معدنی وسائل پر قبضہ کرتے ہوئے دوسرے ہمسایہ مسلمان کی جانب سے پیش قدمی کا راستہ بھی ہموار کیا۔

چنانچہ عراق کا تیل جو دنیا کا بہترین تیل ہے اور جسے روایتی طور پر صاف کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی وہ براہ راست اب اسرائیل تک پہنچایا جا رہا ہے اور امریکہ بھی اس سے بھرپور فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اس حوالے سے بعض مسلمان ممالک اور اسلامی حلقوں میں پیدا ہونے والا ردعمل ایک فطری بات ہے۔ اس ردعمل کو مغربی ذرائع ابلاغ اور ذمہ دار سیاسی و مذہبی حلقے دہشت گردی اور انتہا پسندی کا نام دے کر اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش میں ہیں۔

مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کے لیے امام کائنات جناب حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس کو ہدف بناتے ہوئے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت سے اس ردعمل میں پیدا ہونے والی شدت کو اسلام اور مسلمانوں کی انتہا پسندی اور دہشت گردی کا نام دے کر امت مسلمہ کے خلاف سازش کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔

اس پس منظر میں امام کعبہ شیخ عبدالرحمن السدیس نے برطانیہ میں لنکا شائر کی ایک مسجد میں خطبہ دیتے ہوئے ایسے حقائق پر روشنی ڈالی جو اسلامی تعلیمات میں خشت اول کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اسلام کے ظہور کا بنیادی مقصد بلاامتیاز انسانیت کے مفادات کا تحفظ، ہر قسم کی برائی کا خاتمہ اور معاشرے کے مختلف طبقوں کے درمیان روابط کو فروغ دینا ہے۔ اسلام صلہ رحمی اور برداشت کی تعلیم دیتا ہے، دنیا مسلمانوں سے ہرگز نہ گھبرائے۔ انہوں نے مغربی ممالک میں قیام پذیر مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ وہاں کے قانون کی پابندی کریں، ان کا احترام کریں اور حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دوسروں کے لیے حسن عمل اور رواداری کی ایک قابل تقلید مثال قائم کریں۔

شیخ عبدالرحمن السدیس کے یہ خیالات اور افکار و نظریات حضور نبی اکرم ﷺ کی عملی زندگی اور اسلامی تعلیمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں آپ نے اعلان نبوت کے بعد مکہ معظمہ میں کفار کے ایسے ہولناک مظالم برداشت کیے جن کی ظلم و ستم کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

اہل خانہ اور اسلام قبول کرنے والے اہالیان مکہ کے ساتھ شعب ابی طالب میں محصور رہنے کی اذیت برداشت کی۔ بیت اللہ میں مصروف عبادت دیکھ کر قریش کے بعد سرداروں نے آپ ﷺ کے جسم اطہر پر اونٹ کی غلاظت پھینک دی، اسلام قبول کرنے کے ''جرم کی پاداش'' میں ابوجہل نے جناب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ پر وحشیانہ مظالم ڈھائے اور انہیں جلتی ہوئی آگ پر لٹا کر ان کے جسم مبارک کو بھسم کر دیا گیا۔ قبیلہ یاسر کی ایک خاتون اور بعض افراد کے جسم کے نازک حصوں پر نیزوں کے زخم

لگا کر شہید کر دیا گیا۔

حضور ﷺ نے جب اپنی آنکھوں سے یہ المناک منظر دیکھا تو فرمایا "اے آل یاسر! صبر کرو جنت تمہارے لیے ہے" اہل طائف کو دعوت اسلام دینے کی غرض سے جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو دعوت کو مسترد کرنے کے بعد ظالموں نے آپ پر جس طرح سنگ باری کی اس پر جبرائیلؑ نے حکم خداوندی کے تحت فرمایا "اگر آپ ارشاد فرمائیں تو اس بستی کو الٹا کر ظالموں پر دے ماروں اور انہیں غارت کردوں" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "نہیں ہرگز نہیں بلکہ ان کے لیے ہدایت کی دعا فرمائی اور کہا ان میں سے ہی بعض افراد کو قبول اسلام اور اسلام کے لیے قربانیاں دینے کا شرف حاصل ہوگا" آپ کی یہ بشارت آپ کی زندگی میں ہی پوری ہوئی۔

قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے: "کہ کسی ایک بے گناہ شخص کو قتل کرنے والا پوری انسانیت کا قاتل ہے اور وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہے گا۔ آپ نے قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا اور فتح مکہ کے بعد تمام دشمنوں، مسلمانوں کے قاتلوں کو نہ صرف معاف کر دیا۔ بلکہ بیت اللہ شریف اور حضرت ابوسفیان کے گھر میں پناہ لینے والوں کو مکمل تحفظ فراہم کرنے کا اعلان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں ایک بوڑھے اور معذور یہودی کو بھیک مانگتے دیکھا تو اس کا روزینہ مقرر کر دیا۔ مدینہ پہنچنے کے بعد آپ نے یہودیوں کے ساتھ میثاق مدینہ کے ذریعے ہر شہری کو جان و مال کا تحفظ فراہم کی ضمانت دی البتہ جب یہودی اپنی سازشوں سے باز نہ آئے اور قریش مکہ کے ساتھ رابطے برقرار رکھتے ہوئے انہیں مسلمانوں کے خلاف جارحیت پر اکسایا تو ٹھوس شواہد سامنے آنے کے بعد آپ نے انہیں مدینہ بدر کرنے کا حکم دیا۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ کردار اور اسلامی تعلیمات نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ پوری انسانیت کو تحفظ اور سلامتی فراہم کرنے میں وہ کردار ادا کرتی ہے جن کی موجودگی میں اسلام کو دہشت گردوں کا مذہب اور مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دینے کا ہرگز کوئی جواز نہیں۔ البتہ جب یہود و نصاریٰ کی سازشوں و امت مسلمہ پر ہونے والے مظالم کے خلاف کوئی ردعمل سامنے آتا ہے تو اس کا ایک ٹھوس جواز موجود ہوتا ہے۔

اس حوالے سے جناب شیخ عبدالرحمٰن السدیس کا یہ کہنا کہ دنیا مسلمانوں سے نہ گھبرائے اس لیے کہ اسلام بھائی اور صبر و تحمل کا پیامبر ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ مغربی ملکوں میں رہنے والے مسلمان وہاں کے قوانین کی پابندی کریں اور ان کا احترام کریں۔ اسلام نے مسلمانوں کو معاشرے میں امن و سلامتی کو فروغ دینے اور ہر فرد معاشرہ کو جان و مال کا تحفظ فراہم کرنے کو نہایت احسن طریقے سے واضح کیا اور اسکے بعد کسی بھی مغربی ملک یا میڈیا کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بے جا الزام تراشی کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ لہٰذا مغربی ذرائع ابلاغ کو اظہار خیال کی آزادی کی آڑ میں حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے اور گستاخانہ خاکوں کی اشاعت میں تسلسل کا عنصر داخل کرنے سے باز آ جانا چاہیے۔

کیونکہ کسی مسلمان نے آج تک کسی غیر مسلم مذہبی رہنما ان مذاہب کے بانیوں، سرپرستوں اور ماننے والوں تک میں کسی کی توہین و تضحیک نہیں کی بلکہ ان کا مکمل احترام کیا ہے۔ بلکہ تمام انبیاء و مرسلین جن میں بنی اسرائیل کے انبیاء و مرسلین بھی شامل ہیں پر ایمان لانا اور ان کا احترام کرتے ہوئے قرآن حکیم کے مطابق ان کی تعلیمات کو درست قرار دینا ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے اور اس سے انکار کرنے والا تو دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مغربی حلقوں کے لیے رشدی ملعون کو ایوارڈ دینا اور ملعون تسلیمہ نسرین کو بھارت میں پناہ دینے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔

مسجد الحرام کے امام شیخ عبدالرحمٰن السدیس کے خیالات و نظریات نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک رہنما اصول کا درجہ رکھتے ہیں اور اس پر عمل درآمد سے ہر طبقہ اپنے مسلک پر قائم رہتے ہوئے بھی علاقائی اور عالمی سطح پر امن و سلامتی کی فضا کو فروغ دینے اور ہر فرد معاشرہ کو جان و مال کا تحفظ فراہم کرنے میں ایک مثبت اور تعمیری کردار ادا کر سکتا ہے۔

کاش تمام مسلمان نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل درآمد سے اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال سکیں اور تمام غیر مسلم تو تیں خصوصاً یہود و نصاریٰ اسلام کی حقانیت اور صداقت کو سامنے رکھتے ہوئے امت مسلمہ کے زخموں پر نمک پاشی سے گریز کریں۔

ورنہ اس کے خلاف امت مسلمہ کا ردعمل ان مغربی حلقوں کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام نقش برآب بن کر رہ جائے گا اور اس کی تمام تر ذمہ داری ان حلقوں پر عائد ہوگی۔

[بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور 25 جولائی 2010ء]

رمضان المبارک .... نیکیوں کا موسم بہار

قسط نمبر: 1 .... حافظ نصر اللہ بھٹی

نیکیوں کا موسم بہار رمضان المبارک کا مہینہ اللہ کے فضل و کرم سے ایک بار پھر اپنی برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ ہم پہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس نعمت عظیم کا شکر ادا کریں کہ جس نے ہمیں جہنم سے آزادی، گناہوں سے معافی اور جنت کا وارث بنانے والا مہینہ عطا کیا ہے۔ جس کی آمد سے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے تاکہ وہ اللہ کے بندوں کو اس کی عبادت و ریاضت سے گمراہ نہ کر سکے جس طرح کے عام دنوں میں کرتا ہے

اے اہل عقل و دانش:

برادران اسلام! یہ دنیا محض ایک دھوکے اور دار الامتحان و ابتلاء کا نام ہے اس کرہ ارض پر ہمیشہ رہنے کے لیے کوئی نہیں آیا اور نہ ہی یہاں کسی کو بقاء ہے۔ جو بھی اس دنیا میں آیا اپنے مقررہ وقت پر دار فانی سے دار البقاء کی طرف رخصت ہو گیا۔ ذرا غور کریں کہ کتنے ہی ہمارے رشتہ دار عزیز و اقارب، کتنے ہی دوست احباب، کتنی ہی ایسی ہستیاں جو پچھلے رمضان المبارک میں ہماری آنکھوں کے سامنے تھیں مگر آج ہمیں نظر نہیں آ رہی انہیں یہ مبارک مہینہ نصیب نہ ہوا۔

برادران اسلام! ہمارے دل میں بھی یہ تصور ہونا چاہیے کہ شاید یہ رمضان المبارک ہماری زندگی کا آخری رمضان ہو اور آئندہ رمضان آنے سے پہلے ہم بھی اس جہان فانی سے رخصت نہ ہو جائیں۔ جبکہ ہمیں اللہ نے زندگی اور تندرستی جیسی ہزار نعمت سے نوازا ہے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے رمضان کی برکات و ساعات سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔

رمضان نیکیوں کا موسم بہار ہے۔ خوش نصیب ہے وہ انسان جس نے لہو لعب کی مجالس اور محافل میں وقت ضائع کرنے کی بجائے "توبة النصوح" (پکی اور سچی توبہ) اور اعمال صالحہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا اور اللہ تعالیٰ کی کثرت سے عبادت و ریاضت کر کے اللہ کو راضی کر لیا۔ جو کہ ہمارے سلف و صالحین کا منہج اور طریقہ کار رہا۔

لیکن ہائے افسوس صد افسوس! کہ اس بابرکت مہینے سے فیض اٹھانے اور اس مقدس ماہ میں احکام الٰہی اور سنت رسول ﷺ پر چلنے والے مسلمان خال خال ہی نظر آ رہے ہیں۔

سلف صالحین:

اس مبارک مہینہ کی قدر و منزلت کا اندازہ آپ اسی بات سے لگا سکتے ہیں کہ سلف صالحین 6 ماہ تک یہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ! ہمیں رمضان المبارک کا مہینہ نصیب فرما اور پھر جب رمضان المبارک کا مہینہ گزر جاتا تو یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ جو ہم نے اس مہینے میں تیری عبادت کی ہے تو اسے قبول فرما۔ سلف صالحین یہ دعا اس لیے کرتے تھے کیونکہ وہ رمضان المبارک کی قدر و منزلت کو حقیقی طور پر سمجھتے تھے۔

دو صحابہ کرامؓ کا واقعہ:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں نے ہی بیک وقت اسلام قبول کیا۔ ان میں سے ایک آدمی زیادہ عبادت کرتا تھا اور وہ اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔ جبکہ دوسرا آدمی جو پہلے آدمی کی نسبت کم عبادت گزار تھا اور وہ ایک سال بعد فوت ہوا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ یہ دوسرا آدمی شہادت پانے والے آدمی سے پہلے جنت میں داخل ہوا ہے اور جب صبح ہوئی تو میں نے یہ خواب لوگوں کو سنایا جس پر انہوں نے تعجب کا اظہار کیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿أَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً فَأَدْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَهُ، وَصَلَّى كَذَا وَكَذَا سَجْدَةً فِي السَّنَةِ، فَلَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ﴾ [ابن ماجه: ٣٩٢٥ ـ صحيح ابن حبان: ٢٩٨٢ ـ صحيح الجامع الصغير للألباني: ١٣١٦]

"کیا یہ (دوسرا آدمی) پہلے آدمی کے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا؟ جس میں اس نے رمضان کا مہینہ پایا، اس کے روزے رکھے اور

سال بھر اتنی نمازیں پڑھیں؟ تو ان دونوں کے درمیان (جنت میں) اتنا فاصلہ ہے کہ جتنا زمین وآسمان کے درمیان ہے۔"

قابل غور بات! آخر جنت میں پہلے داخل ہونے کی وجہ کیا تھی وجہ یہ تھی کہ یہ آدمی پہلے کی شہادت کے بعد ایک سال تک زندہ رہا اور اس دوران اسے رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوا جس میں اس نے روزے رکھے اور سال بھر نمازیں بھی پڑھتا رہا۔ تو روزوں اور نمازوں کی بدولت وہ شہادت پانے والے آدمی سے پہلے جنت میں چلا گیا۔ معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کا پانا اور اسکے روزے رکھنا اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

بشارت ومبارکباد:

یہی وجہ ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو اس کے آنے کی بشارت سناتے اور انہیں مبارکباد دیتے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کی آمد کی بشارت سناتے ہوئے فرمایا:

﴿أَتَاكُمْ رَمَضَانُ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ﴾

[النسائی: ۲۱۰۶۔ صحیح الجامع الصغیر للألبانی: ۵۵]

"تمہارے پاس ماہ رمضان آچکا جو کہ بابرکت مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں، اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور اس میں سرکش شیطان جکڑ دیے جاتے ہیں اور اس میں اللہ کی ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس کی خیر سے محروم رہ جائے وہی دراصل محروم ہوتا ہے۔"

خصائص رمضان المبارک

اللہ عزوجل نے اس پر رحمت مہینے میں بے شمار خصوصیات رکھی ہیں۔ جن میں سے چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

1۔ نزول قرآن مجید:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی سب سے افضل کتاب ہے۔ یہ اپنی فصاحت وبلاغت کے اعتبار سے بے مثال ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر جن وانس مل کر بھی اس جیسا قرآن لانا چاہیں تو نہیں لاسکتے

قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے مہینوں میں سب سے افضل مہینہ (رمضان) میں۔ بلکہ اس مبارک مہینے کی سب سے افضل وبہتر رات (لیلۃ القدر) میں اسے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر یکبارگی نازل فرمایا اور اسے "بیت العزۃ" میں رکھ دیا۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ﴾ [البقرۃ ۱۸۵]

"رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا وہ قرآن جو لوگوں کے لیے ہدایت (کا منبع اور چشمہ) ہے اور رشد وہدایت کے دلائل وبراہین سے بھرا ہوا ہے اور وہ (حق وباطل، صدق، کذب اور بھلائی وبرائی کے درمیان) فرق کرنے والا ہے۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝﴾

"ہم نے اسے لیلۃ القدر میں نازل کیا"

2۔ جہنم سے آزادی:

اس مبارک مہینے کی دوسری خصوصیت یہ کہ رب ذوالجلال اپنے بہت سارے بندوں کو اس مہینہ میں جہنم سے آزادی نصیب کرتا ہے۔

جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ مِنَ النَّارِ، وَذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ﴾

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر افطاری کے وقت بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور ایسا ہر رات کرتا ہے۔"

[ابن ماجہ: ۱۶۴۳۔ صحیح الجامع الصغیر للألبانی: ۲۱۷]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عُتَقَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. يَعْنِي فِي رَمَضَانَ. وَإِنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً﴾

[البزار۔ صحیح الترغیب والترہیب للألبانی: ۱۰۰۲]

"بے شک اللہ تعالیٰ (رمضان المبارک میں) ہر دن اور ہر رات بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور ہر دن اور ہر رات ہر مسلمان کی ایک دعا قبول کی جاتی ہے۔"

ان احادیث کے پیش نظر ہمیں بھی اللہ سے خصوصی اوقات میں کثرت سے یہ دعا کرنی چاہیے کہ یا اللہ! ہمیں بھی اپنے ان خوش

نصیب بندوں میں شامل کر لے جنہیں تو اس مہینے میں جہنم سے آزاد کرتا ہے۔ کیونکہ یہی اصل کامیابی وکامرانی ہے۔

3۔ جنت کے دروازوں کا کھولا جانا۔

4۔ جہنم کے دروازوں کا بند کیا جانا۔

5۔ سرکش شیطانوں کا جکڑا جانا۔

یہ تینوں امور بھی اللہ نے رمضان المبارک کی خصوصیات میں جمع کیے ہیں۔

جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِيْ مُنَادٍ، يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ.﴾

''جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں چھوڑا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں چھوڑا جاتا اور اعلان کرنے والا پکار کر کہتا ہے: ''اے خیر کے طلبگار! آگے بڑھ اور اے شر کے طلبگار! اب تو رُک جا''

اس حدیث مبارکہ میں نیک اور صالح اعمال کرنے والوں کو زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کا درس دیا جا رہا ہے اور جبکہ خدا کے باغیوں کو خبردار کیا جا رہا ہے کہ اے بدنصیبو! اب تو اپنی جانوں پر ظلم کرنا چھوڑ دو، اب تو شیطان کو بھی جکڑ دیا گیا ہے، اب تو اللہ کے سامنے عاجزی و انکساری اور سجدہ ریزی اختیار کر کے اپنے رب کو راضی کر لو۔

6۔ ایک رات...... ہزار مہینوں سے افضل

ماہ رمضان المبارک کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل و بہتر ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝﴾ [القدر: ۱تا۳]

''ہم نے قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں اتارا اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے''

لیلۃ القدر:

لیلۃ القدر کی عبادت ہزار مہینوں یعنی 83 سال چار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ یقینی طور پر یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

لیلۃ القدر کا قیام:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾

''جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے لیلۃ القدر کا قیام کیا تو ان کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

حضور ﷺ خود بھی لیلۃ القدر کو تلاش کرتے اور صحابہ اکرام کو بھی اس کی تحری کا حکم صادر فرماتے اور آپ اپنے اہل خانہ کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی راتوں بیدار کرتے اس امید سے کہ وہ اسے پالیں اور اجر عظیم کے مستحق ٹھہریں۔ [سنن الترمذی ۷۹۵]

لیلۃ القدر اور سلف صالحین:

صحابہ، تابعین و دیگر سلف صالحین لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کے لیے نہاتے، خوشبوئیں لگاتے تاکہ چست و چوبند رہیں اور وہ رات نصیب ہو جائے جسکی قدر و منزلت باری تعالیٰ نے بیان کی ہے اور اس چیز کا حصول ہو سکے جس سے محروم ہو چکے ہیں اور اس رات کی عبادت سے محروم رہنا گویا بہت زیادہ اجر و ثواب اور نہ ختم ہونے والی سعادتوں کو کھو بیٹھنا ہے۔

لیلۃ القدر طاق راتوں میں تلاش کریں:

لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کریں (اکیس، تئیس، پچیس، ستائیس، اور انتیس) زیادہ امید یہ ہے کہ ستائیسویں کو لیلۃ القدر ہوتی ہے کیونکہ اس پر ایک اثر دلالت کرتا ہے، جس کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

﴿والله انی لأعلم أی لیلة هی، هی اللیلة التی أمرنا رسول الله ﷺ لقیامها وهی لیلة سبع وعشرین.﴾

[صحیح مسلم ۷۶۲، ۲۷۷۷]

''اللہ کی قسم! میں لیلۃ القدر کا علم رکھتا ہوں وہ یہی (ستائیسویں کی) رات ہے۔'' اسی رات کے قیام کا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا اور وہ ستائیسویں رات ہے۔''

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس بات پر قسم اٹھاتے تھے کہ لیلۃ القدر (۲۷) ستائیس رمضان المبارک کی رات ہے اور فرمایا کرتے تھے:

﴿ہا الأیة و العلامة التی اخبرنا بها رسول الله ﷺ أن الشمس تطلع صبحتها لاشعاع لها﴾[صحیح مسلم ۷۶۲،۱۷۸۵]

"آپ ﷺ نے ہمیں لیلۃ القدر کی جو علامات اور نشانیاں بتلائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس دن کے سورج کی شعاعیں مدھم سی ہوتی ہیں۔"

لیلۃ القدر میں کون سی دعا کی جائے؟

"عن عائشة قالت یا رسول الله ﷺ ان وافقت لیلة القدر ما اقول؟ قال قولی اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عنی" [جامع الترمذی ۳۵۱۳]

"اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے مجھے بخش دے۔"

7۔ رمضان میں عمرہ حج کے برابر:

اس عظیم المرتبت مہینے کی ساتویں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری خاتون کو فرمایا:

﴿فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي، فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً﴾

"جب ماہ رمضان آجائے تو تم اس میں عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ حج کے برابر ہوتا ہے۔" [البخاری:۱۷۸۲، مسلم:۱۲۵۶]

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری خاتون سے، جسے ام سنان کہا جاتا تھا، کہا: تم نے ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کیا؟ تو اس نے سواری کے نہ ہونے کا عذر پیش کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِي﴾

[البخاری: ۱۸۶۳، مسلم: ۱۲۵۶]

"رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کی قضا ہے۔"

یعنی رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ جو شخص میرے ساتھ حج نہیں کر سکا وہ اگر رمضان میں عمرہ کر لے تو گویا ایسے ہی ہے کہ جیسے اس نے میرے ساتھ حج کر لیا۔

ماہ رمضان کے اہم اور تاکیدی اعمال:

رمضان المبارک کے چند خصائص کا تذکرہ کرنے کے بعد اب ہم رمضان کے بنیادی اعمال بیان کرنا چاہتے ہیں کہ جن کی خصوصی طور پر تلقین کی گئی ہے۔

1۔ روزہ

رمضان المبارک کے خصوصی اعمال میں سب سے اہم عمل روزہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے ہر مکلف مسلمان پر فرض کیے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾[البقرہ ۱۸۳]

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

روزے کا اجر صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ کتنا ہے؟

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ﴿کل عمل ابن آدم له الحسنة بعشر امثالها الی سبعمائة ضعف "یقول عزوجل الا الصیام فانه لی فانا اجزی به، ترک شهوته وطعامه وشرابه من اجلی، للصائم فرحتان فرحة عند الفطر و فرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسک﴾ [صحیح المسلم ۱۱۵۱]

"بنی آدم کے ہر عمل کے بدلے ایک نیکی سے لے کر سات سو نیکیاں دی جاتی ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' کہ (مگر روزہ میرے لیے ہے تو میں ہی جتنا چاہوں گا اس کا بدلہ عطا فرماؤں گا) اس لیے کہ روزے دار نے اپنی خواہشات و شہوات اور کھانا اور پینا صرف میرے لیے ترک کیا۔ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اس وقت جب روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ اور روزے دار کے منہ کی مہک اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔"

یاد رہے کہ اتنا ثواب اس آدمی کے لیے نہیں جو صرف کھانا پینا چھوڑ دے اور باقی تمام اعمال سیئہ کو اپنے دامن سے جدا نہ ہونے دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ﴿من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی أن یدع طعامه وشرابه﴾[صحیح البخاری ۱۹۰۳]

"جو شخص اپنے قول و فعل میں جھوٹ کی آمیزش کرتا ہے تو پھر اس کا کھانے پینے سے رُکنا اللہ تعالیٰ کے ہاں بے سود ہے۔"

رسول پاک ﷺ کے فرمان اطہر سے ثابت ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے باوجود بھی جھوٹ بولنا (جو دیگر برائیوں کی جڑ ہے) نہیں چھوڑتا اس کا روزہ قبول نہیں ہوتا۔

روزہ کے احکام:

صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے، جماع کرنے، غیبت، چغلی، فحش گوئی اور جھوٹ وغیرہ سے ایمانداری وخلوص اور نیک نیتی کے ساتھ بچنے کا نام روزہ ہے۔ تو اس لیے روزہ کی حالت میں چغل خوری کرنا، جھوٹ بولنا، فلمیں دیکھنا، سگریٹ نوشی کرنا، گالی گلوچ کرنا، قطعاً جائز نہیں۔

لیکن یادرکھیں آج ہمارے ہاں روزہ تو رکھ لیا جاتا ہے۔ مگر ان برائیوں سے پرہیز کرنے والے کم ہی لوگ ہوتے ہیں اس لیے ہمیشہ اللہ سے یہی دعا کیا کریں کہ یا اللہ تو ہمیں ایسا روزہ عطا فرما کہ جو کل قیامت کو ہمیں جہنم سے دوری اور جنت کا قرب نصیب فرمائے۔ بعض لوگ روزہ رکھ لیتے ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے تو ایسے لوگوں کا روزہ قبول نہ ہوگا۔

اگر روزہ کی حالت میں قصداً کھا پی لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کا کفارہ یہ ہوگا کہ ایک غلام آزاد کرے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو پھر متواتر دو ماہ کے روزے رکھے۔

رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایسا کام ایک شخص سے ہو گیا تھا تو آپ ﷺ نے ان تینوں چیزوں کا حکم صادر فرمایا تھا۔

روزہ کی حالت میں جائز امور:

1۔ روزہ کی حالت میں مسواک کرنا، تیل، خوشبو، سرمہ لگانا، سر پر پانی ڈالنا، ہنڈیا کا نمک چکھنا اور کلی کرنا جائز ہے۔ البتہ زیادہ مبالغہ سے ناک میں پانی نہ ڈالے کہ وہ پانی حلق میں اتر جائے۔

2۔ روزہ کی حالت میں احتلام ہو جائے، اپنی بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ اپنے اوپر کنٹرول ہو۔

3۔ روزہ کی حالت میں جنبی آدمی غسل کرسکتا ہے جو آدمی کسی مجبوری کی وجہ سے صبح صادق سے پہلے غسل نہ کرسکے تو وہ روزہ رکھنے کے بعد غسل کرسکتا ہے۔ [ترمذی]

4۔ اگر روزہ کی حالت میں حیض ونفاس آجائے تو روزہ اس وقت ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا مدت ختم ہونے کے بعد ہوگی۔

5۔ جان بوجھ کر قے کرنا، یعنی حلق میں انگلی ڈال کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ہاں اگر قے خود بخود آجائے تو پھر روزہ نہیں ٹوٹتا۔

بعض لوگوں کے لیے مخصوص حالت میں روزہ کی رخصت ہے۔ مثلاً......

مریض:

اگر روزہ رکھنے میں تنگی ہو یا مریض کے مرض میں اضافہ کا اندیشہ ہو تو وہ بیماری کی حالت میں روزہ نہ رکھے لیکن بعد میں روزہ کی قضا ضروری ہے۔ [البقرہ ۱۸۵]

مسافر:

مسافر اگر سفر میں تکلیف محسوس کرے تو روزہ چھوڑنا جائز ہے لیکن سفر ختم ہونے کے بعد قضا لازمی ہوگی مسافر کا سفر عارضی ہو یا دائمی روزہ چھوڑنے کی رخصت تو ہے لیکن اس کی معافی نہیں۔ [البقرہ ۱۸۴]

حمل والی اور دودھ پلانے والی عورت:

وہ عورتیں جو حمل سے ہوں یا بچے کی دودھ پلا رہی ہوں اور ایسی عورتیں روزہ رکھنے میں دشواری یا تکلیف محسوس کریں تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہیں۔ لیکن بعد میں چھوڑے گئے روزوں کی قضا فرض ہے، حالت حیض اور نفاس میں روزہ رکھنا منع ہے۔ لیکن یہ ایام گزرنے پر روزوں کی قضا ہوگی۔

نوٹ:

حیض اور نفاس والی عورتوں کو ان مخصوص ایام میں نماز کی قضا نہیں۔ لیکن روزہ کی قضا ایام کے بعد فرض ہے، اگر یہ عورت فوت ہو جائے تو اسکے ورثاء اس کی طرف سے روزے رکھیں جیسا کہ پہلے گزر چکا۔

نابالغ بچے:

نابالغ بچہ پر روزہ فرض نہیں ہے البتہ تربیت اور روزہ رکھنے کا عادی بنانے کے لیے اسے روزے رکھوائے جائیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کو روزہ رکھواتے اور کھلونوں کے ذریعے ان کے دل بہلاتے اور ان کا روزہ مکمل کراتے۔

بوڑھا اور دائمی مریض:

جو انسان مرد یا عورت بہت بوڑھا ہو جائے اور روزہ رکھنے کی اس میں طاقت نہ ہو یا وہ دائمی مریض ہو جس کو اپنی صحت کے لوٹ آنے کا یقین نہ ہو تو ایسے بوڑھے اور دائمی مریض خود روزہ نہ رکھیں بلکہ اپنی جگہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں تو یہ ان کا فدیہ ہوگا۔

2۔ روزہ ڈھال ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الصوم جنة فاذا كان يوم صوم احد كم

فلا یرفث ولا یفسق ولا یجھل فان سابه احد فلیقل انی امرؤ صائم﴾[صحیح البخاری ۱۸۹۴، ۱۹۰۴، ۵۹۲۷، ۷۴۹۲]

"روزہ ڈھال ہے، جب کوئی روزہ رکھے تو اسے چاہیے نہ تو فحش گوئی کرے، نہ برائی کا سوچے اور نہ جہالت برتے۔ اگر روزے دار کو ایسے موقع کا سامنا کرنا پڑے کہ کوئی اسے گالی گلوچ کرے تو وہ اسے کہے جناب! میں روزے دار ہوں۔"

"روزہ ڈھال ہے" سے مراد یہ ہے کہ روزہ شہوات اور گناہوں سے روکتا ہے اور جہنم سے بچالیتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ﴿الصیام جنة من النار کجنة احدکم من القتال﴾

"روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص جنگ سے بچنے کے لیے ڈھال لیتا ہے" [النسائی: ۲۲۳۱۔ ابن ماجہ: ۱۶۳۹۔ وصححه الالبانی فی صحیح الترغیب والترھیب: ۹۸۲]

3۔ باب الریان:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام باب الریان ہے اس سے صرف اور صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔ [صحیح بخاری کتاب الصوم]

جیسا کہ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ﴾

[البخاری: ۱۸۹۶۔ مسلم: ۱۱۵۲]

"بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جسے باب الریان کہا جاتا ہے۔ اس سے قیامت کے دن صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اس سے داخل نہیں ہوگا اور پکار کر کہا جائے گا؛ کہاں ہیں روزے دار؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے اور ان کے علاوہ کوئی اور اس سے جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جب وہ سب کے سب جنت میں چلے جائیں گے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ﴾

"جو شخص اللہ کے راستے میں جوڑا (ایک نہیں بلکہ دو) خرچ کرتا ہے اسے جنت کے دروازوں سے پکار کر کہا جائے گا: اے اللہ کے بندے! یہ (دروازہ) تمہارے لیے بہتر ہے۔ لہٰذا نمازی کو باب الصلاۃ سے پکارا جائے گا، مجاہد کو باب الجھاد سے پکارا جائے گا، روزہ دار کو باب الریان سے پکارا جائے گا اور صدقہ کرنے والے کو باب الصدقۃ سے پکارا جائے گا"

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جس شخص کو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا اسے تو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوگی۔ تو کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿نَعَمْ: وَأَرْجُوا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ﴾

"ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہی لوگوں میں سے ہوں گے۔"

[البخاری: ۱۸۹۷۔ مسلم: ۱۰۲۷]

4۔ روزہ شفاعت کریگا:

قیامت کا مرحلہ ایک ایسا کٹھن مرحلہ ہے کہ جب بھائی، بھائی کو چھوڑ دے گا، باپ بیٹے کو چھوڑ دے گا، دوست دوست کو چھوڑ دے گا حتیٰ کہ حمل والی عورتیں اپنا حمل گرا دیں گی کوئی کسی کا سفارشی وحماتی نہیں ہوگا۔ سبھی نفسی نفسی کے عالم میں پھر رہے ہوں گے ایسے مشکل ترین وقت میں روزہ، روزہ دار کے حق میں شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت کو قبول کی جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ﴾

"روزہ اور قرآن دونوں بندے کے حق میں روز قیامت شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے کھانے سے اور شہوت سے روکے رکھا، اس لیے تو اسکے حق میں میری شفاعت قبول کر لے اور قرآن کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا لہٰذا تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا چنانچہ ان دونوں شفاعت قبول کر لی جائے گی۔"

[رواہ احمد والحاکم وغیرھما وصححه الألبانی فی صحیح الترغیب والترھیب: ۹۸۴]

[جاری ہے]

جماعتی خبریں

قاری عبدالقہار کی وفات

جماعتی حلقوں میں یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ابو محمد عبدالجبار کھنڈیلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے بیٹے اور مولانا قاری عبدالخالق رحمانیؒ (کراچی) کے چھوٹے بھائی ماسٹر قاری عبدالقہار طویل علالت کے بعد مورخہ 26 جولائی 2010ء دو پہر دو بجے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی نماز جنازہ حضرت مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی شیخ الحدیث سرپرست مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب نے پڑھائی۔ سینکڑوں کی تعداد میں احباب شریک ہوئے اور انہیں ان کے والد گرامی کھنڈیلویؒ کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ تین بیٹے محمد عمران، محمد اکرام، محمد عدنان اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ ادارہ دارالحدیث سے ان کا گہرا تعلق تھا۔ 1954ء میں مولانا ابو محمد عبدالجبار کھنڈیلویؒ جب اوکاڑا دارالحدیث کے پہلے شیخ الحدیث کے طور پر تشریف لائے تو عبدالقہار مرحوم تقریباً 8 سال کے تھے۔ میٹرک کیا، بی اے کیا اور مولانا کی وفات کے بعد 1961ء کو اوکاڑا میں ہی بطور ٹیچر تقرری ہوئی۔ بعد میں شادی ہوئی تو یہیں مستقل رہائش کر لی۔ جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے تھے، شرافت و نیکی کا مجسمہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو معاف کرتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

[عبداللہ یوسف ناظم مدرسہ دارالحدیث اوکاڑا / 044-2521460
0312-4403173]

دعائے صحت

نوید احمد بھٹی کی والدہ محترمہ ایک ماہ سے علیل ہیں۔ قارئین سے دردمندانہ استدعا ہے کہ خصوصی اوقات میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بھٹی صاحب کی والدہ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ نصیب فرمائے۔ آمین

[دعا گو: وقار عظیم بھٹی...... لاہور]

خطبہ جمعۃ المبارک

جامع مسجد قدس اہلحدیث میں رمضان المبارک کا پہلا خطبہ جمعہ

مولانا فضل الرحمٰن بن محمد

ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

[انتظامیہ جامع مسجد قدس اہلحدیث]

جامعہ ریاض القرآن اہلحدیث کلیر کلاں (ضلع اوکاڑا)

جامعہ ریاض القرآن عرصہ 13 سال سے دینی و دنیاوی تعلیم میں مصروف عمل ہے۔

شعبہ جات: حفظ القرآن برائے طلباء...... شعبہ ناظرہ برائے طلباء...... درس نظامی میں برائے طالبات...... رضیہ خورشید گرائمر ہائی سکول برائے طالبات...... وفاق المدارس برائے طالبات و شعبہ ناظرہ

اساتذہ کرام: جامعہ ہذا میں دس اساتذہ کرام تعلیم و تربیت میں مصروف عمل ہیں۔

اخراجات: ایک ماہ کا خرچہ چالیس ہزار جبکہ ایک سال کا (480000) چاول گھی 80 ہزار روپیہ ہوتا ہے۔

اپیل: مخیر حضرات سے تعاون کی پرزور اپیل ہے۔

اخوکم فی اللہ: قاری محمد اشرف مدیر جامعہ ریاض القرآن اہلحدیث کلیر کلاں نزد منڈی احمد آباد (اوکاڑا)

درس قرآن مجید

مورخہ 6 اگست 2010ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب جامع مسجد السلام اہلحدیث میں جماعت اہلحدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ

جناب **پروفیسر میاں عبدالمجید** صاحب درس قرآن مجید ارشاد فرمائیں گے

مقام: جامع مسجد السلام اہلحدیث، گلشن فیض بالمقابل گورنمنٹ پولٹری فارم شہر قاسم پور ہیڈ نو بہار ملتان

منجانب: شعبہ دعوت و تبلیغ جماعت غرباء اہلحدیث ملتان۔ محمد لیسین شاد 0301-7578681

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون مرکزی: (042) 5854010
فون مدیر اعلیٰ تنظیم اہلحدیث: (042) 6581025
C.P.L - 104

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

☆ خوشخبری ☆
جامعہ اہلحدیث لاہور کا
سعودی جامعات سے الحاق

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمد للہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 28 قابل اور محنتی اساتذہ تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ

حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ ورئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

تاسیس اول: 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ — تجدید تاسیس: 1949ء لاہور

شعبہ جات

جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے۔ 1۔ تحفیظ القرآن الکریم، 2۔ درس نظامی، 3۔ وفاق المدارس السلفیہ، 4۔ دارالافتاء، 5۔ تصنیف والتالیف 6۔ فن مناظرہ، 7۔ دعوت والارشاد، 8۔ کمپیوٹر لیب، 9۔ طب اور اسکے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سعودی جامعات میں داخلے

جامعہ اہلحدیث سے کے طلباء کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع۔

وظائف

ہر ماہ طلباء کے لیے معقول وظائف

سالانہ اخراجات

جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام وملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 58 لاکھ 43 ہزار دو سو بیاسی روپے سے تجاوز کر چکا ہے جو اللہ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے بیسمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی ورہائشی بلاک، کچن اور ڈائننگ ہال تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ جبکہ مزید دو فلور کی اشد ضرورت ہے جس کا تخمینہ تقریباً 80 لاکھ ہے۔

اپیل: یہ تمام کام اللہ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں اسلئے مخیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

☆ ☆ ☆

ترسیل زر کا پتہ
اکاؤنٹ نمبر 7066 یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور پاکستان

منجانب: حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور دفتر نمبر: 0423-7656730 موبائل: 0300-9476230